بتایا ہے کہ دارالعلوم کی تاسیس اور اس کی تعمیر و ترقی میں کون کون سے عوامل روحانی و معنوی کارفرما رہے ہیں، اس میں شک نہیں کہ یہ عوامل بھی تاریخ دارالعلوم کے معنوی عناصر ہیں اور ان کا ذکر اس سے زیادہ بہتر طریقہ پر نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لیے یہ مقدمہ اردو ادب میں ایک خاصہ کی چیز ہے۔

اب ہندوستان میں بھی عربی زبان میں بولنے اور لکھنے کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے۔ متعدد مدارس سے عربی میں اخبارات اور رسائل مختلف معیار کے شائع ہو رہے ہیں لیکن ضرورت تھی کہ بغداد اور دمشق کی اکاڈمیوں (المجمع العلمی) کے نہج پر ہندوستان میں بھی ایک بلند پایہ علمی اور تحقیقی اکاڈمی قایم ہو اور اس کا عربی میں ایک مجلہ بھی ہو۔ خوشی کی بات ہے کہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے صدر شعبہ عربی پروفیسر مختار الدین احمد صاحب جو خود عربی اور اردو ادب کے نامور محقق اور مصنف ہیں ان کو اس ضرورت کا احساس پیدا ہوا اور ان کی کوشش اور توجہ سے المجمع العلمی الہندی کے نام سے ایک اکاڈمی قایم ہو گئی جو بہت سے ارکان پر مشتمل ہے، اسی اکاڈمی کے پروگرام میں صدر شعبہ عربی کے زیر ادارت ایک ششماہی مجلہ شائع کرنا بھی ہے چنانچہ اس کا پہلا نمبر شائع ہو گیا ہے جو مضامین و مقالات، جدید معلومات، تنقید و تبصرہ، زبان و بیان، تنظیم و ترتیب کے اعتبار سے بغداد و دمشق کے "المجمع العلمی" کا مثنیٰ معلوم ہوتا ہے۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں اس اکاڈمی اور اس کے مجلہ کی توسیع و ترقی کے لیے بڑے امکانات ہیں۔ کیوں کہ وہاں نہ فنڈ کی کمی ہے اور نہ اہل اور لائق و قابل افراد و اشخاص کی قلت ہے۔ ضرورت بس دل کی لگن اور محنت و شوق کی ہے۔ ہم اس اکاڈمی اور اس کے مجلہ کا خیر مقدم کرتے ہیں اور دعا ہے کہ اس کو پائیداری نصیب ہو اور اس سے جو توقعات ہیں وہ پوری ہوں۔